طلاق مسنون اور طلاق غیر مسنون

سید جلال الدین عمری

اسلام نے طلاق کی اجازت تو ضرور دی ہے، لیکن وہ چاہتا ہے کہ آدمی بے سوچے سمجھے محض جذبات کی رو میں طلاق نہ دے بیٹھے، بلکہ طلاق کا فیصلہ ہو تو انتہائی سنجیدگی سے اور غور وفکر کے بعد ہو۔ طلاق اسی وقت دی جائے جب کہ عملاً میاں بیوی میں نباہ مشکل ہو جائے اور علیحدگی کے سوا کوئی چارۂ کار نہ رہ جائے۔ اس معاملے میں بے احتیاطی سے بچنے کے لیے وہ طریقہ اپنانا ہوگا جس کی تعلیم حدیث میں دی گئی ہے۔

طلاق حالت حیض میں نہیں، حالت طہر میں دی جائے

حدیث میں طلاق کے سلسلے میں دو خاص ہدایات دی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ حالت حیض میں طلاق نہ دی جائے۔ دوسری یہ کہ آدمی طلاق دے تو حالتِ طہر میں بغیر ہم بستری کے طلاق دے۔ ان دونوں ہدایات کی معنویت واضح ہے۔

حیض کے دوران میں، عورت کے اندر وہ نشاط اور تازگی نہیں رہتی جو عام حالت میں ہوتی ہے اور کبھی کبھی اس کے مزاج میں ایک طرح کا چڑچڑاپن پیدا ہو جاتا ہے۔ اس میں اس کا امکان ہے کہ عورت کی کوئی بات مرد کو ناگوار گزرے اور وہ طلاق دے بیٹھے۔ اس مدت میں بیوی سے تعلق نہیں رکھا جا سکتا، اس لیے عورت کی کمزوریوں کو برداشت کرنے کی جگہ کوئی سخت قدم اٹھانا بعید از قیاس نہیں ہے۔

حالتِ طہر میں مجامعت کے بغیر طلاق دینے کی بھی بہت سی حکمتیں ہیں۔ ایک حکمت تو یہ ہے کہ طہر اس بات کی علامت ہے کہ عورت حاملہ نہیں ہے۔ ہم بستری سے حمل کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔ شریعت یہ چاہتی ہے کہ عورت کا حاملہ یا غیر حاملہ ہونا واضح رہے، اس لیے کہ اس سے بہت سے مسائل وابستہ ہیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ مرد طلاق دینا چاہے تو طہر میں ہم بستری سے اجتناب

کرے۔ ایک بڑی حکمت اس طریقہ میں یہ پوشیدہ ہے کہ حالتِ طہر میں میاں بیوی کا رجحان جنسی تسکین کی طرف ہوتا ہے، اس وجہ سے وہ بہت سے اختلافات کو بھول جاتے ہیں یا برداشت کرنے لگتے ہیں۔ جس طہر میں ایک مرتبہ جنسی تسکین کا موقع مل جائے اس رجحان میں کچھ نہ کچھ کمی آسکتی ہے۔ اس لیے ہدایت کی گئی ہے کہ حالت طہر میں جنسی تعلق سے کنارہ کش رہ کر طلاق دی جائے۔ یہ نفسیاتی طور پر ایک مشکل کام ہے۔ یہ مشکل اور بڑھ جاتی ہے جب کہ تینوں طلاقیں اسی طرح حالت طہر میں جنسی تعلق قائم کیے بغیر دی جائیں۔ اس پر آدمی اسی وقت عمل کرسکتا ہے جب کہ اس نے طلاق کا پوری سنجیدگی سے فیصلہ کرلیا ہو۔

طلاق مسنون وغیر مسنون

طلاق کا طریقہ قرآن وحدیث میں بتادیا گیا ہے۔ اس کے خلاف جو بھی طریقہ اختیار کیا جائے وہ غیر شرعی اور ناروا ہوگا۔ فقہ حنفی میں اس موضوع پر نسبتاً زیادہ تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ اس کے مطابق طلاق کی دو قسمیں ہیں۔ ایک طلاق سنی یا مسنون طلاق اور دوسری طلاق بدعی۔

طلاق مسنون کے معنی

طلاق سنی کے معنی یہ نہیں ہیں کہ طلاق کوئی عبادت یا کار ثواب ہے، بلکہ یہ ایک عملِ مباح ہے۔ یعنی اس کا جواز موجود ہے۔ طلاق سنی یا مسنون طلاق وہ ہے جس میں آدمی اس طریقہ کی پابندی کرے جو سنت سے ثابت ہے۔ اس کی وجہ سے وہ معصیت اور گناہ سے بچ جائے گا۔ ہاں اگر طلاق بدعی کا کوئی محرک یا داعیہ موجود ہو اور پھر بھی وہ سنت کی اتباع کرے یا اس کے اندر سنت پر عمل کا جذبہ ہو تو اس پر وہ اجر کا مستحق ہوسکتا ہے۔[1]

---

[1] ابن الہمام، فتح القدیر: ۳/ ۴۴۷، دارالکتب العلمیہ، لبنان ۱۹۹۵ء۔ ابن عابدین، ردالمحتار علی الدر المختار: ۴/ ۴۳۲۔ دارالکتب العلمیہ، لبنان ۱۹۹۴ء

احسن یا افضل طریقہ

مسنون طلاق کی بھی دو قسمیں ہیں۔ ایک احسن (زیادہ اچھا یا زیادہ پسندیدہ) دوسری حسن (اچھا یا پسندیدہ)۔

طلاق کا احسن طریقہ یہ ہے کہ حالتِ طہر میں ہم بستری کے بغیر صرف ایک طلاق دی جائے۔ عورت جب ماہواری سے فارغ ہو تو حالتِ طہر شروع ہو جاتی ہے۔ ایک بار طلاق دینے کے بعد عدت (تین حیض) پوری ہونے تک دوسری طلاق نہ دی جائے۔ جب عدت پوری ہو جائے گی تو یہ طلاق بائنہ ہوگی اور ازدواجی رشتہ منقطع ہو جائے گا۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ عدت کے دوران میں آدمی چاہے تو رجوع کر سکتا ہے اگر رجوع نہ کرے اور عدت پوری ہو جائے تو بغیر حلالہ کے دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔ یہ عورت کے حق میں بھی مفید ہے۔ دونوں حلالہ کی زحمت اور پریشانی سے بچ سکتے ہیں۔

طہر کی حالت میں ہم بستری کے بغیر کسی بھی وقت طلاق دی جا سکتی ہے۔ اگر شروع ہی میں طلاق دے کر علیحدگی اختیار کر لی جائے تو درمیان میں ہم بستری کا امکان کم رہے گا۔

اس کے احسن ہونے کا ثبوت صحابہ کرامؓ کے اسوہ سے ملتا ہے۔ ان کے بارے میں آتا ہے کہ وہ ایک ہی طلاق دیا کرتے تھے۔ مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت ابراہیم نخعیؒ کا بیان ہے کہ:

کانوا یستحبون ان یطلقها واحدة ثم یترکها حتی تحیض ثلاث حیض[1]	وہ یہ پسند کرتے تھے کہ کوئی شخص عورت کو (طلاق دے تو) ایک مرتبہ طلاق دے پھر اسے چھوڑ دے (ازدواجی تعلق نہ رکھے) یہاں تک کہ اسے تین حیض آ جائیں (اور عدت پوری ہو جائے)۔

[1] زیلعی، نصب الرایہ فی تخریج احادیث الہدایہ مع الہدایہ: ۲۹۲/۳، دارالکتب العلمیہ، لبنان، ۱۹۹۶ء۔

اس طریقۂ طلاق کے احسن ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اس کے جواز میں فقہاء کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اس میں کراہت کا بھی کوئی پہلو نہیں ہے۔

حسن یا بہتر طریقہ

طلاقِ حسن یہ ہے کہ بیوی سے ہم بستری کے بغیر تین طہروں میں تین طلاقیں دی جائیں۔ صحیح احادیث سے ثابت ہے کہ طلاق حالتِ طہر ہی میں دی جانی چاہیے۔ صحاح کی سب ہی کتابوں میں یہ واقعہ موجود ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيْضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَ إِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَّمَسَّ۔

عبداللہ سے کہو کہ وہ اس سے رجوع کرے اور بیوی کے ساتھ رہے یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہوجائے۔ پھر اس کے بعد دوبارہ جب حیض آئے اور اس سے بھی پاک ہوجائے تو چاہے اسے رکھے یا طلاق دے تو مجامعت اور ہم بستری سے پہلے دے۔

آپ نے یہ بھی فرمایا کہ قرآن مجید کے الفاظ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ ، (انہیں ان کی عدت میں طلاق دو) سے یہی مراد ہے[۱]۔

دار قطنی کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے فرمایا: سنت یہ ہے کہ عورت حیض سے فارغ ہوجائے اور طہر کی حالت

---

[۱] بخاری، کتاب الطلاق، باب قولہ تعالیٰ یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء۔ نیز ملاحظہ ہو کتاب التفسیر، اور کتاب الاحکام۔ مسلم، کتاب الطلاق میں اس کے متعدد طرق کی تفصیل ہے۔ ابوداؤد، کتاب الطلاق۔

شروع ہو جائے تو طلاق دو، پھر ہر حیض کے بعد حالت طہر میں طلاق دو[۱]۔

بعض اوقات طہر کی مدت طویل ہو جاتی ہے۔ جوان عورت کو حیض آنے کے بعد لمبے عرصہ تک دوبارہ حیض نہیں آتا۔ رضاعت کے زمانہ میں بھی عام طور پر طہر کی مدت طویل ہو جاتی ہے۔ سنت کے مطابق طلاق کا طریقہ یہی ہوگا کہ اس طرح کے لمبے طہر میں ہم بستری ہوئی ہے تو بھی حیض کے آنے کا انتظار کیا جائے۔ اس کے بعد حالتِ طہر میں مجامعت کے بغیر طلاق دی جائے[۲]۔

امام مالک فرماتے ہیں کہ طلاق اصلاً ممنوع ہے۔ ضرورت کے تحت اسے حلال کیا گیا ہے، لہٰذا ایک سے زیادہ طلاق دینا ہی بدعت ہے۔ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ طلاق ایک ضرورت ہی کے تحت جائز قرار دی گئی ہے۔ جب کوئی شخص حالت طہر میں جنسی رغبت کے باوجود طلاق دے رہا ہے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ اس کی ضرورت محسوس کر رہا ہے۔ اس ضرورت کے تحت پھر حالت طہر میں وہ دوسری اور تیسری بار طلاق دے رہا ہے[۳]۔

جس عورت کو کم عمری یا زیادہ عمر کی وجہ سے حیض نہیں آرہا ہے اسے ہم بستری کے فوراً بعد بھی طلاق دی جاسکتی ہے۔ اس کے حق میں طریقہ سنت یہ ہے کہ ایک مہینہ میں ایک طلاق دی جائے۔ اس طرح تین طلاقیں پوری ہوں گی۔

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے اس واقعہ کے سلسلے میں مروی طویل روایت کا یہ ایک حصہ ہے۔ اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ بیک وقت تین طلاق دینا معصیت ہے لیکن وہ نافذ ہو جائے گی۔ اس روایت کو بعض محدثین نے قبول نہیں کیا ہے اس لیے کہ اس کے ایک راوی عطاء خراسانی پر جرح کی گئی ہے، لیکن اس کی متابعت طبرانی کی روایت سے ہوتی ہے جو دوسری سند سے مروی ہے۔ اس لیے احناف نے اسے قابل قبول قرار دیا ہے۔
ملاحظہ ہو: نصب الرایہ، ۳/۲۹۲-۲۹۳۔ ابن الہمام، فتح القدیر، ۳/ ۴۴۸-۴۴۹۔

۲۔ ابن عابدین، ردالمحتار علی الدر المختار: ۴/۴۲۳۔

۳۔ ہدایہ مع فتح القدیر: ۳/۴۴۹۔

لیکن امام زفر کی رائے یہ ہے کہ اسے بھی ہم بستری کے بعد جب ایک ماہ گزر جائے تو طلاق دی جائے گی۔

جس عورت سے خلوت نہیں ہوئی ہے سنت کا تقاضا یہ نہیں ہے کہ اسے بھی حالتِ طہر ہی میں طلاق دی جائے، اسے حالت حیض میں بھی طلاق دی جا سکتی ہے۔ امام زفر کا اس میں بھی اختلاف ہے۔ ان کے نزدیک اسے بھی حالت طہر ہی میں طلاق دی جانی چاہیے[1]۔

دورانِ حیض طلاق کا حکم

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجوع کا حکم دیا اور فرمایا کہ اگر طلاق دینی ہو تو طہر کی حالت میں طلاق دو۔ سوال یہ ہے کہ حالت حیض میں دی گئی طلاق سے رجوع کے حکم کی نوعیت کیا ہے؟ حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ جمہور علماء کا خیال ہے کہ اس طرح کی طلاق سے رجوع کرنا مستحب اور پسندیدہ ہے۔ امام مالک کے نزدیک رجوع واجب ہے۔ امام احمد سے بھی ایک روایت وجوب ہی کی ملتی ہے۔ ایک دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسے مستحب سمجھتے ہیں[2]۔

احناف میں سے بعض حضرات نے اسے مستحب کہا ہے، لیکن محققین احناف نے اسے واجب قرار دیا ہے[3]۔

حیض کی حالت میں طلاق دی جائے تو اس کے فوراً بعد حالت طہر میں طلاق دینا بعض فقہاء کے نزدیک جائز ہے۔ اس میں وہ کوئی حرج نہیں محسوس کرتے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت کی جو تفصیلات ملتی ہیں ان

---

[1] یہ تفصیلات ہدایہ مع فتح القدیر، جلد ۳ کتاب الطلاق اور رد المحتار علی الدر المختار: جلد ۴ کتاب الطلاق سے لی گئی ہیں۔

[2] ابن حجر: فتح الباری: ۱۰/ ۴۳۹

[3] ہدایہ مع فتح القدیر: ۳/ ۴۶۲

میں سے بعض میں اس کا اشارہ موجود ہے۔لیکن اس سلسلے کی جو روایت گزر چکی ہے اس میں صاف صاف کہا گیا ہے کہ حیض کی حالت میں حضرت عبداللہ بن عمر نے جو طلاق دی ہے اس سے وہ رجوع کریں اور بیوی کو ساتھ رکھیں۔ پھر جب دوبارہ اسے حیض آئے اور اس سے بھی وہ پاک ہو جائے تو بغیر ہم بستری کے اگر وہ چاہیں تو طلاق دیں۔ یہ تفصیل بعض ثقہ راویوں کی ہے اس لیے اسے قبول کرنا ہوگا۔

فقہائے احناف میں امام یوسف اور امام محمد کی یہی رائے ہے۔بعض محققین کے نزدیک امام ابو حنیفہ کی بھی رائے یہی ہے۔ امام شافعی سے مشہور روایت یہی نقل ہوئی ہے۔امام مالک اور امام احمد کی بھی یہی رائے ہے[1]۔

اس کی بہت سی حکمتیں ہوسکتی ہیں کہ آدمی محض حالت طہر میں طلاق دینے کی خاطر حیض میں دی گئی طلاق سے رجوع نہ کرے بلکہ کچھ وقت اس کے ساتھ گزارے۔ طلاق سے پہلے پوری مدت طہر پھر پوری مدت حیض جب گزر جائے تو طلاق دینے کا فیصلہ کرے۔اس مدت میں ہوسکتا ہے کہ میاں بیوی کے درمیان ازدواجی تعلقات قائم ہو جائیں اور طلاق کا ارادہ بدل جائے۔اس کی کچھ اور حکمتیں بھی ہوسکتی ہیں[2]۔

جمہور علماء کے نزدیک حیض کی حالت میں جو طلاق دی جائے وہ واقع ہو جاتی ہے۔لیکن علامہ ابن حزم فرماتے ہیں کہ وہ واقع نہیں ہوگی۔ متاخرین میں امام ابن تیمیہ کی بھی یہی رائے ہے۔ جمہور کی دلیل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے جو طلاق دی تھی وہ شمار کی گئی تھی[3]۔

---

[1] ابن ہمام: فتح القدیر ۴۶۳/۳

[2] تفصیل کے لیے دیکھیے فتح الباری: ۴۴۰/۱۰

[3] بخاری: کتاب الطلاق، باب اذا طلقت الحائض تعتدّ بذلک الطلاق۔ اس سلسلہ کی روایات کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو، مسلم، کتاب الطلاق، باب تحریم طلاق الحائض بغیر رضاھا وانہ لو خالف وقع الطلاق ویؤمر برجعتھا۔

طلاق بدعی

مسنون طلاق کے تفصیل سے ذکر کے بعد غیر مسنون یا بدعی طلاق کی حسب ذیل صورتیں واضح طور پر سامنے آتی ہیں۔

۱۔ ایک ساتھ تین طلاق دینا۔
۲۔ طہر کی حالت میں جس میں ہم بستری ہوئی ہو طلاق دینا۔
۳۔ ایک طہر میں تین طلاق دینا۔
۴۔ حیض کی حالت میں طلاق دینا۔
۵۔ حیض کی حالت میں مجامعت کر کے طلاق دینا[۱]۔

ایک مجلس کی تین طلاقوں کا حکم

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ اگر کوئی شخص طلاق کا افضل طریقہ نہ اختیار کرے اور صرف ایک طلاق پر اکتفا نہ کرے یا طلاق حسن پر عمل نہ کرے اور تین طہر میں یا ایک ایک ماہ کے وقفے سے طلاق نہ دے بلکہ ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے ڈالے تو کیا اسے رجوع کا حق حاصل ہوگا یا یہ طلاقیں بائنہ مغلظہ سمجھی جائیں گی اور اسے رجوع کا حق نہ ہوگا؟

عام فقہاء کے نزدیک یہ طلاقیں بائنہ ہوں گی اور رجوع کا حق باقی نہیں رہے گا، لیکن اہل حدیث حضرات ایک مجلس کی تین طلاقوں کو ایک طلاق رجعی مانتے ہیں اور عدت پوری ہونے سے پہلے رجوع کا حق تسلیم کرتے ہیں۔ یہ ایک قانونی بحث ہے۔ اتنی بات سب کے نزدیک طے ہے کہ ایک مجلس یا ایک طہر میں تین طلاق دینا غیر مسنون، ناپسندیدہ اور غلط عمل ہے۔ فقہ حنفی میں اسے طلاق بدعت کہا گیا ہے۔ اس کے ارتکاب سے آدمی گناہ گار ہوتا ہے۔

---

[۱] طلاق سنت اور طلاق بدعت کی تفصیل کے لیے دیکھی جائے: ہدایہ مع فتح القدیر: ۳/۴۳۱، ابن عابدین ردالمحتار علی الدرالمختار، ۴/۴۴۷ اور آگے۔

ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں بالعموم وقتی غم وغصہ یا کسی ناگواری کی وجہ سے دی جاتی ہیں۔ اس کے پیچھے کوئی سوچا سمجھا فیصلہ نہیں ہوتا۔ اس غلط اور ہنگامی اقدام کے سنگین نتائج سامنے آتے ہیں اور آدمی اچانک اپنا گھر اجڑتا ہوا دیکھتا ہے تو افسوس کرنے لگتا ہے۔ سنت نے طلاق کا جو طریقہ بتایا ہے اس پر عمل ہو تو محض عجلت اور جلد بازی سے جو پیچیدگیاں ہو جاتی ہیں وہ پیدا نہیں ہوں گی۔ طلاق بعض اوقات ناگزیر ہو جاتی ہے۔ قرآن وحدیث نے اس کا بہترین طریقہ بتایا ہے۔ اسے عام کرنے اور اس کی تربیت دینے کی ضرورت ہے۔ اس سے وہ تمام اعتراضات از خود رفع ہو جائیں گے جو اس موضوع پر کیے جاتے ہیں[1]۔

---

[1] طلاق کے موضوع پر مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو، راقم کی کتاب 'مسلمان عورت کے حقوق اور ان پر اعتراضات کا جائزہ'۔

مسلمان خواتین کی ذمہ داریاں

امت مسلمہ کی ذمہ داریوں میں مرد اور عورت دونوں شریک ہیں۔ معاشرہ کی تعمیر میں عورت کی بنیادی اہمیت ہے۔ مسلمان خواتین کی دعوتی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ اور ان ذمہ داریوں کے ادا کرنے میں میاں بیوی کے تعاون کی کیا اہمیت ہے؟ داعی خواتین میں کن صفات کا پایا جانا ضروری ہے؟ ان موضوعات کا قرآن وحدیث کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ۔ اپنی نوعیت کی مستند کتاب۔

چوتھا ایڈیشن　　صفحات ۷۰　　قیمت -/۱۵

اس کتاب کا انگریزی اور تمل ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ انگریزی ترجمہ کا عنوان ہے:

Muslim Woman: Role and Responsibilities Rs. 20.00

ملنے کا پتہ

مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز

ڈی ۳۰۷، دعوت نگر، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، نئی دہلی-۱۱۰۰۲۵

فون: ۶۹۱۱۶۵۲، ۶۳۱۷۸۵۸، فیکس: ۶۸۲۰۹۷۵

E-mail: mumpub@nda.vsnl.net.in